از الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ان عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ :- الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ
سالانہ ؎
ششماہی - ۸
سہ ماہی ۱۲
ماہانہ - ؎

ایڈیٹر غلام نبی
ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ بیرون ہند

جلد ۲۳ مورخہ ۸ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ یوم شنبہ مطابق ۳۰ مئی ۱۹۳۶ء نمبر ۲۷۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ مئی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بیمار ہیں ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

آج ساڑھے چھ بجے کی ٹرین سے مقامی نیشنل لیگ کور کے ۲۷ والنٹیرز باوردی اپنے افسروں کے زیر انتظام لاہور کے لئے روانہ ہوئے ؛۔

آج حسب معمول بعد نماز مغرب مجلس ارشاد کا جلسہ ہوا ۔ جس میں مولوی غلام نبی صاحب مصری ۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز اور سیٹھ محمد سعید صاحب آف حیدرآباد نے عربی زبان میں مختلف موضوعات پر تقریریں کیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے مولےٰ کو ناراض مت کرو

"اے عزیزو تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو ۔ اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکے ۔ سو اپنے مولےٰ کو ناراض مت کرو ۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو ۔ اگر تم سے ناراض ہو ۔ تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے ۔ پس تم سوچ لو ۔ کہ خدا تعالےٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو ۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ ۔ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا ۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کریگا ۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا ۔ ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں ۔ اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرو گے ۔ اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گزرینگے ۔ خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے ۔ جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں ۔ سو خدا کی طرف آجاؤ ۔ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو ۔ اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو ۔ اور اس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے ۔" (کشتی نوح)

احراری مُلّا عنایت اللہ کی گرفتاری

احرار نے اڑھائی تین سال سے جس شخص کو قادیان میں صرف اس لئے بٹھا رکھا تھا۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے بانی۔ دوسرے بزرگوں۔ اور احمدی خواتین کے متعلق انتہائی بدزبانی اور کذب بیانی کر کے فتنہ و فساد کھڑا کرے۔ اور جو احمدیت کے متعلق ایک عرصہ تک بغیر کسی خوف و خطر کے کھلم کھلا درشت کلامی اور فتنہ پردازی کرتے کرتے نہایت بے باک ہو چکا ہے۔ یعنی ملا عنایت اللہ۔ اسے جڑانوالہ میں ایک امن شکن تقریر کرنے کے جرم میں گرفتار کر کے پولیس لائلپور لے گئی ہے۔ ایک ایسے شخص کا جو قادیان آنے سے قبل کسی مسجد یا خیراتی مدرسہ کے گداگر اور فاقہ کش طالب علم سے زیادہ وقعت نہ رکھتا ہو۔ اور جو اپنے وطن سے مشتبہ حالات میں راہِ فرار اختیار کئے ہوئے ہو۔ قادیان میں آ کر جماعت احمدیہ کے خلاف اڑھائی تین سال انتہائی فتنہ پردازی کرتے جانا اور اشتعال انگیزی کی کوئی صورت باقی نہ رہنے دینا۔ مگر گورداسپور کے حکام اور پولیس کا آج تک اس کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھنا۔ کوئی ایسا معمہ نہیں۔ جس کا حل مشکل ہو۔ اسی ناز برداری کا نتیجہ بارہا یہ بھی نکلا۔ کہ حکومت کے خلاف بھی اس نے وہ کچھ کہا۔ جو کسی اور جگہ نہ ہی گوارا کیا جا سکتا۔ مگر یہاں سب کچھ برداشت کر لیا گیا۔ اور کبھی اس کا ایک لفظ بھی قابلِ گرفت نہ سمجھا گیا۔ جس سے وہ بے حد منہ پھٹ ہو گیا۔ اور اس نے سمجھ لیا۔ کہ ہر جگہ اسے وہی بدزبانی کرنے اور فتنہ پھیلانے میں سہولتیں حاصل ہیں۔ جو ضلع گورداسپور میں میسر ہیں۔ لیکن آخر اس پر واضح ہو گیا۔ کہ ہر جگہ اس کی شر انگیزی قابلِ درگذر نہیں سمجھی جا سکتی۔ پس لائلپور سے ملا عنایت اللہ کی گرفتاری کا وارنٹ جاری ہونے سے جہاں یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ اس فتنہ پرداز شخص کا رویہ اس قدر امن شکن اور قابل گرفت ہے۔ کہ اس کے لئے اس کی ایک تقریر ہی کافی ہو سکتی ہے۔ وہاں یہ بھی پتہ لگ گیا۔ کہ قادیان میں اس نے جس قدر بدزبانی اور اشتعال انگیزی کی۔ اور ایک لمبے عرصہ تک کی۔ اسے دیدہ دانستہ نظر انداز کر دیا جاتا رہا۔ ورنہ اس کی ایک ایک تقریر میں اس قدر گند اس قدر اشتعال اور اس قدر امن شکنی کے جراثیم موجود ہیں۔ کہ اگر اس قسم کی تقریر کسی اور جگہ اور کسی اور جماعت کے خلاف ایک دفعہ بھی کی جاتی۔ تو امن قائم رکھنا محال ہو جاتا۔

اگر ملا عنایت اللہ کی گرفتاری میں ایسی وجوہات نے کام نہ کیا۔ جو مولوی عطاء اللہ کی گرفتاری میں کارفرما تھیں۔ تو مجرم لازمی طور پر کیفرِ کردار کو پہونچے گا۔

اخبار زمیندار کی ایک اور غلط بیانی کی تردید

اخبار زمیندار ۲۰ رمئی میں بعنوان "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے" یہ خبر شائع کی گئی ہے۔ کہ احمدیہ سپلائی کمپنی قادیان کے متعلق ایک احمدی یہ ڈھنڈورہ پیٹ رہا تھا۔ کہ اس کمپنی سے سودا خریدا جائے۔ جب یہ ڈھنڈورچی بازار میں داخل ہوا۔ تو بہت سے مرزائی دکاندار میاں محمد امین و عبدالرحیم وغیرہ اس کے خلاف شور مچانے لگ گئے۔ مگر یہ بالکل جھوٹ اور افتراء ہے۔ ہماری طرف جو بات منسوب کی گئی۔ اس میں ذرا بھر بھی سچائی نہیں۔ اس کھلے ہوئے جھوٹ کو دیکھ کر ہم سوائے اس کے کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ (خاکساران:- محمد امین تاجر و عبدالرحیم تاجر۔ قادیان)

احسان کے دروغگو نامہ نگار پر لعنت

اخبار احسان مورخہ ۱۱ رمئی کے صفحہ ۴ پر خاکسار کے متعلق لکھا ہے۔ کہ میں نے کہیں بیان کیا ہے۔ کہ خلیفہ صاحب کے تعزیراتی احکام نے ہمارا کچومر نکال دیا ہے۔ اور یہ کہ میں نے کسی غیر احمدی سے ایک پیسہ کے شہتوت خریدے اور دو روپے مجھ سے جرمانہ وصول کیا گیا۔ نیز یہ کہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی اتباع کے لئے نعوذ باللہ تیار نہیں ہوں۔

میں احسان کے دروغگو نامہ نگار پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتا ہوں۔ جس نے یہ سارا جھوٹ اپنی طرف سے بنا کر لکھ دیا۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے خون کا ہر قطرہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں بہانے کو ..... [illegible] قادیان)

چند غلط بیانیوں کی تردید

اخبار زمیندار کا جھوٹا بہتان

زمیندار مورخہ ۲۰ رمئی میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ایک شخص شہاب الدین پھیری کے لئے موضع کھارا میں گیا۔ تو دو مرزائیوں فضل دین اور اس کے بھائی رحمت قوم کرال نے شہاب الدین کو گندی گالیاں دیں۔ اور فروخت کیا ہوا کپڑا جبراً واپس کرا دیا۔

یہ خبر محض زمیندار اور اس کے دروغگو نامہ نگار کے دماغ کی وضع کردہ ہے۔ بلکہ ہمارے گاؤں میں رحمت برادر فضل دین قوم کرال کوئی ہے ہی نہیں۔ جس کی طرف یہ افسانہ منسوب کیا جا سکتا ہو۔ اس قسم کی خبریں اکیلے دوکیلے احمدیوں پر مظالم کرنے کے لئے وضع کی جاتی ہیں۔ (خاکسار شیخ عطا محمد ساکن موضع کھارا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ

مجلس اتحادِ ملت مسجد شہید گنج کے ٹکٹ پر کونسل میں جانے میں حق بجانب ہے

اس وقت جبکہ پوری طرح منظم و متحد اقوام اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے سرگرم جدوجہد کر رہی ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند خصوصاً مسلمانانِ پنجاب سیاسیات میں جو قدم اٹھائیں مل کر اٹھائیں۔ اور متفقہ طور پر اپنے مشترکہ مفادات کی حفاظت کا فرض سرانجام دیں۔ اس کے لئے سب سے بہتر سیاسی مرکز وہ ہے جسے یونینسٹ پارٹی کہا جاتا ہے۔ اور جس میں پنجاب کے بہترین قابلیت رکھنے والے اصحاب شامل ہیں۔ ہر فرقہ اور ہر پارٹی کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس نقطہ پر جمع ہو جائے۔ تاکہ سیاسی معاملات کے متعلق سب کے سب مسلمان ایک آواز بلند کر کے حکومت کے کانوں تک پہنچا سکیں۔ اور وہ کچھ اثر پذیر ہو سکے۔

بایں وجہ ہم اس بات کے سخت خلاف ہیں کہ آئندہ انتخابات کے متعلق مسلمانانِ پنجاب مختلف پارٹیوں میں بٹ کر علیحدہ علیحدہ جدوجہد کریں۔ اور اس طرح نہ صرف مالی طور پر سخت نقصان اٹھائیں۔ بلکہ آپس میں عداوتیں اور رنجشیں پیدا کر لیں۔ اس لحاظ سے اصولی طور پر ہم اس بات کے خلاف ہیں۔ کہ مجلس اتحادِ ملت انتخاب کے متعلق اپنا الگ ٹکٹ جاری کرے۔ لیکن باوجود اس کے مجلس اتحاد کی مندرجہ ذیل قرار داد پر احرار جو اعتراض کر رہے ہیں۔ اسے بالکل لغو اور بے ہودہ سمجھتے ہیں۔

مجلس اتحاد نے ۱۹ مئی کو جو قرار داد پاس کی وہ یہ ہے۔ کہ

"یہ اجلاس پروانشل کانفرنس سے جس کا اجلاس راولپنڈی میں ہونے والا ہے۔ اور جس میں طول و عرض پنجاب کے اہل الرائے اور نمائندہ حضرات جمع ہونگے۔ پُرزور سفارش کرتا ہے۔ کہ مسجد شہید گنج کی جنگ کو جس حد تک۔ کہ اس جنگ کا آئینی طریقوں سے تعلق ہے۔ عدالت کے علاوہ کونسل کے اندر بھی کامیابی کے ساتھ لڑنے کے لئے ارکان مجلس اتحاد ملت کو اجازت دیتا ہے۔ کہ وہ مسجد شہید گنج کے ٹکٹ پر کونسل میں جائیں"

احرار کو اس پر جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کا موقعہ مل گیا۔ اور انہوں نے عوام کو دھوکہ دینے اور اپنی غداری پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ اعتراض گھڑ لیا ہے کہ مجلس اتحاد نے مسجد شہید گنج کا قضیہ جان بوجھ کر بلاوجہ اس لئے شروع کر رکھا ہے کہ اس کی پناہ لے کر میدانِ انتخاب میں کامیاب ہو سکے۔ چنانچہ ترجمانِ احرار نے جواب عدم آباد کو پہونچ چکا ہے۔ مذکورہ بالا قرار داد کے متعلق لکھا:۔

"یا عجب! یہ ان سرفروشوں و مجاہدین کی جماعت کا اعلان ہے۔ جن کی رگ رگ۔ ریشے ریشے اور نخ نخ میں ایثار و قربانی کے جذبات موجزن تھے۔ یہ ان بزرگوں کی منظور کردہ قرار داد ہے جن کی اسیری۔ نظر بندی اور قانونی گیر و دار محض للہیت پر مبنی تھی۔ یہ ان رہنمایانِ ملت کا اعلان ہے۔ جن کا اٹھنا بیٹھنا۔ کھانا پینا اور بچھونا اوڑھنا غرض ہر چیز رضائے الٰہی پر موقوف تھی۔ یہ ان خادمانِ ملت کی اکثریت کا فیصلہ ہے۔ جن کے نزدیک کل تک ہر وہ شخص رجو ان کے ساتھ اتفاق رائے سے دور تھا) کشتنی و گردن زدنی تھا۔ کیا یہ انہی بزرگانِ ملت کا فیصلہ نہیں جو کل تک دوسروں کو کونسلوں میں جانے کے طعنے دے دے کر ملت اسلامیہ کے ہر سریع الاعتقاد فرد کو مجلس احرار کے خلاف مشتعل کرنے اور بھڑکانے میں مصروف تھے۔ مجلس احرار غدار سہی۔ بدکردار سہی مفادِ ملتِ اسلامیہ سے غافل اور تہی دامن سہی۔ اس کے ماضی حال اور مستقبل کا ہر کارنامہ اور ہر اقدام سزاوار مذمت سہی۔ لیکن خدا کے واسطے دنیا کا کوئی انصاف پسند بزرگ ہمیں بتائے۔ کہ ان بزرگوں اور رہنماؤں کی نیتوں اور ارادوں کے متعلق کیا ارشاد ہے۔ جو مسجد شہید گنج کے ہنگامہ سے فائدہ اٹھا کر اور اس تحریک کو اپنی قیادت و رہنمائی ہستی اور معدقہ قرار دے کر میدانِ انتخاب میں قدم زن ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔ کیا کم و بیش ایک سال کی افرا تفری۔ ہنگامہ آرائی اور کشت و خون کا مقصد و مدعا صرف یہی تھا کہ یہ لوگ شہدائے دہلی دروازہ کے خون کو اپنے لئے ذریعہ سفارش بنا کر لوگوں کے ووٹ حاصل کریں؟"

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ یہ اعتراض وہ لوگ کر رہے ہیں۔ جو محض کونسل کی ممبری اور حکومت کی وزارت کے خواب دیکھتے ہوئے مسلمانوں سے غداری کے مرتکب ہو چکے۔ اور مسجد شہید گنج کو کھوٹے داموں فروخت کر چکے ہیں۔ اور اب اصل معاوضہ وصول کرنے کے لئے میدانِ انتخاب میں داخل ہو رہے ہیں۔ پس جب احرار ذاتی اغراض پر قومی اور ملی مفاد کو قربان کرتے ہوئے اور ہندوؤں سے سمجھوتہ کر کے مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے لئے اسمبلی میں جانے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ اس زہر کے لئے تریاق بھی اسمبلی میں موجود ہو۔ اور وہ مجلس اتحاد کے نمائندے ہی ہو سکتے ہیں۔ جو مسجد شہید گنج سے متعلق احرار کی غداریوں اور ملت فروشیوں کے چہرہ سے نہایت عمدگی سے نقاب اتار چکے ہیں۔ اور ان کی رگ رگ اور نخ نخ سے واقف ہونے کی وجہ سے ان کی شرارتوں کا قلع قمع کرنے کی بہترین قابلیت رکھتے ہیں:

پس احرار کی شرارتوں اور غداریوں کے پیش نظر مجلس اتحاد ملت اپنے نمائندے مسجد شہید گنج کے ٹکٹ پر کھڑے کرنے میں نہ صرف حق بجانب ہے۔ بلکہ مسلمانوں کے شکریہ کی مستحق ہے لیکن باوجود اس کے ہمارا مشورہ یہی ہے۔ کہ مجلس اتحاد ملت کے نمائندے بیشک اپنے پیش نظر مسجد شہید گنج کی واگزاری کا کام رکھیں۔ اور اس کے لیے جس قدر کوشش کر سکتے ہوں کریں۔ لیکن دوسرے تمام امور میں یونینسٹ پارٹی کے ساتھ مل کر کام کریں۔ اور اسمبلی میں ان کی طرف سے جائیں۔ ہاں اگر یونینسٹ پارٹی والے یہ کہیں۔ کہ مسجد شہید گنج کے متعلق کوئی جدوجہد نہ کرنے دیں گے۔ اور پھر مجلس اتحاد ملت والے اپنی پارٹی علیحدہ رکھیں۔ تو ان پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ بہر حال احرار کو اتحاد ملت والوں پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے:

ایڈیٹر "مجاہد" کو نوٹس
حرجانہ ادا کرو اور معافی مانگو

احرار نے بدزبانی اور الزام تراشی کی جو مشق جماعت احمدیہ کے خلاف کی ہے۔ اس کا نشانہ اب دوسرے لوگ بھی بن رہے ہیں۔ ہم نے تو احرار کے ہر ستم اور ہر کذب پر اُفوض امری الی اللّٰہ کہکر صبر کیا۔ اور لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔ کہہ کر چپ ہو گئے لیکن ہر شخص اس طرح نہیں کر سکتا۔ چنانچہ مولوی اختر علی صاحب آف زمیندار نے اخبار "مجاہد" کے ایڈیٹر کو ایک دستاویز کے متعلق الزام کے سلسلہ میں نوٹس دیا ہے۔ کہ ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر پانچہزار کی رقم بطور حرجانہ ادا کرو۔ اور معافی مانگو۔ ورنہ دیوانی اور فوجداری دونوں مقدمات دائر کر دیئے جائیں گے:

اگر اس نوٹس کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ جو اس

احمدیت کی ترقی کیلئے خدا تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کا مظہر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت حقہ پر آسمانی شہادات

انبیاء کے ذریعہ صفاتِ الٰہیہ کا ظہور اللہ تعالیٰ کی ہستی وراء الوراء ہے اور ہماری ظاہری نظر سے اس کا ادراک ممکن نہیں۔ لیکن اس نے ابتدائے آفرینش سے اپنی حکمتِ کاملہ اور رحمتِ بے پایاں سے یہ انتظام کر رکھا ہے۔ کہ اپنے رسول بھیج کر ان کے ذریعہ اپنی صفات کا اظہار کرتا ہے۔ تا اہلِ بصیرت اس کو پہچانیں اور اس کا قرب حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ قدوس ہے۔ اور انبیاء کے اعمال اور طرزِ زندگی ابتداء سے اس کے تصرف کے ماتحت اور گناہ کی آلودگی سے کلی طور پر پاک رہتے ہیں۔ پھر ان کے ذریعہ جو قوم بنتی ہے۔ وہ گناہوں سے نفرت اور نیکی سے پیار کرنے لگ جاتی ہے۔ اور ایک نمایاں فرق اس کے افراد کی زندگی میں پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ خالق ہے۔ اور نبیوں کے ذریعہ اس کی یہ صفت اس طور پر بھی ظہور پذیر ہوتی ہے۔ کہ نبی کی دعاء سے بعض غیر معمولی بچوں کی پیدائش ظہور میں آتی ہے۔ اور اس کی بددعا سے بعض دشمن باوجود صاحب اولاد ہونے کے ابتر رہتے ہیں۔ یعنی نبی کی پیشگوئی کے بعد نہ تو کوئی اور اولاد ان کے ہاں ہوتی ہے۔ اور نہ ان کی سابقہ اولاد سے آگے اولاد چلتی ہے۔ اور آخر وہ لوگ مقطوع النسل ہو کر اس بات کا نشان بن جاتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق ہے۔ اور اس کے ارادہ کے بغیر کوئی چیز پیدا نہیں ہو سکتی۔

قادرانہ تصرف

الغرض نبی کے معجزات۔ نشانات اور پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ کے ایک قادرانہ تصرف اور اقتدار کو ظاہر کرتے ہیں۔ نبی ایک مایوس العلاج مریض کے لئے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی صفت محی کے ماتحت اسے اطلاع دیتا ہے۔ کہ وہ شخص جسے طبیبوں نے مردہ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ اور عزیز و اقارب اس کی زندگی سے ناامید ہو کر اسے مردہ کے حکم میں سمجھنے لگے۔ وہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے ماتحت دوبارہ شفا پا جائیگا۔ سننے والے حیران ہوتے ہیں۔ کہ وہ جو محض ہڈیوں کا پنجر رہ گیا ہے۔ کس طرح صحت یاب ہوگا۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مریض کی حالت بدلنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور وہ انسان جو صرف ظاہری اسباب پر نظر رکھنے کے عادی تھے۔ تعجب سے دیکھتے ہیں۔ کہ مریض صحت مند ہو گیا۔ اور مرض کا کوئی نشان اس کے جسم میں باقی نہیں رہا۔

گستاخ دشمنوں کی حالت

اس کے مقابلہ میں بعض گستاخ دشمن جو اپنی شوخی کی وجہ سے سمجھ بیٹھتے ہیں کہ ہم کبھی نہیں مریں گے۔ اپنی ہلاکت کے متعلق نبی سے نشان چاہتے ہیں۔ تب وہ اللہ تعالیٰ کی صفت ممیت کے ماتحت خبر پا کر اعلان کرتا ہے۔ کہ یہ شخص اتنے عرصہ کے اندر اندر کسی ایسی موت سے جو انسانی تصرف سے بالا ہو فلاں فلاں تفصیلات کے ماتحت ہلاک ہوگا۔ اس پر بعض سعید الفطرت ایمان لاتے ہیں۔ اور بعض ہنسی اور مذاق کرتے ہیں۔ حتےٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ اور دنیا کو طوعاً یا کرہاً اس کی صداقت کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کے ذریعے نشان پر نشان دکھاتا ہے۔ جو اس کی مختلف صفات کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور اس طرح وہ طالبانِ حق کی راہنمائی کے لئے اپنا چہرہ دکھاتا ہے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

نبی کے بعد خلفاء کا سلسلہ

نبی کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کی حفاظت اور اس کی ترقی کے لئے خلفاء کا سلسلہ شروع کرتا ہے۔ اور خلیفہ چونکہ نبی کا نائب ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس بیج کی پرورش کے لئے جس کی تخم ریزی اس نے نبی کے ذریعہ کی ہوتی ہے۔ اپنی قدرت کا اظہار اس کے ذریعہ کرتا ہے اور چونکہ وہ اسی کام کو سنبھالنے والا ہوتا ہے۔ جس کی بنیاد نبی نے ڈالی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا وجود بھی خدا نما ہوتا ہے۔ اور اس کے ذریعے خدا تعالیٰ کی بڑی بڑی قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔" (الوصیت ص)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیرت انگیز کامیابی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے جس رنگ میں اظہارِ قدرت فرمایا۔ اس کا ہر صاحب بصیرت انسان ملاحظہ کر سکتا ہے۔ آپ اکیلے تھے۔ اور ساری دنیا آپ کی مخالفت میں کھڑی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے بڑوں بڑوں کی گردنیں آپ کے سامنے جھکا دیں۔ اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ آپ کے قدموں میں آگرے مخالفین نے ہر مرحلہ پر زک اٹھائی۔ اور وہ جو آپ کو ذلیل کرنے کی فکر میں تھے۔ خود ذلیل و رسوا ہو کر دوسروں کے لئے سامانِ عبرت بن گئے۔ حتےٰ کہ آج ان کا کوئی نام لیوا باقی نہیں۔ مگر حضور کے خدام دنیا کے ہر حصے میں موجود ہیں۔ اس خارق عادت کامیابی کا اندازہ ان آراء سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ جو حضور کے مخالفین نے باوجود اختلافِ عقائد کے آپ کی وفات کے بعد شائع کیں۔ اور جن میں ان کو تسلیم کرنا پڑا۔ کہ آپ نے باوجود مخالفت کے دنیا میں ایک زبردست انقلاب پیدا کر دیا۔ چنانچہ ایک اخبار نے لکھا۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا۔ اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان بنا رہا۔ جو شورِ قیامت ہو کے خفتگانِ خوابِ ہستی کو بیدار کرتا تھا۔ خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا...... یہ نازشِ فرزندانِ توحید بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں۔ اور جب آتے ہیں۔ تو دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔"

(اخبار وکیل۔ امرتسر)

قدرتِ ثانیہ کے ظہور کی بشارت

اگر قدرتِ الٰہی کے اظہار کا یہ سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہی ختم ہو جاتا۔ تو ممکن ہے بعض لوگ خیال کرنے لگ جاتے۔ کہ یہ سب باتیں صرف آپ کی اعلیٰ روحانی ترقی یا غیر معمولی لیاقت کی وجہ سے تھیں۔

حالانکہ جیسا کہ مَیں نے اُوپر عرض کیا ہے بعثت انبیاء کی غرض یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی قدرت اور مالکیت کا اظہار دُنیا میں ہو۔ اس مقصد کے پیشِ نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ سے اطلاع پا کر فرمایا۔ کہ:۔

"میرے بعد بعض اور وجُود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔"

نیز فرمایا:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دُو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دُو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دُوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وُہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وُہ دُوسری قدرت نہیں آسکتی۔ جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دُوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

طوفانِ حوادث میں احمدیت کی روزافزوں ترقی

مندرجہ بالا تحریرات کو قارئین کرام کے سامنے رکھتے ہُوئے اب ہم اُن کی توجہ اُس زمانہ کی طرف منعطف کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے جانشین مقرر ہُوئے۔ حضور کی عمر اُس وقت ۲۵ سال تھی۔ اور جہاں تک ظاہری تعلیم کا تعلق ہے۔ وُہ آپ نے بالکل معمولی طور پر حاصل کی ہُوئی تھی۔ انہی وجوہات کی بناء پر بعض وُہ لوگ جو باوجُود "پہلی قدرت" (یعنی حضرت مسیح موعود) کی خدمت میں رہنے کے اللہ تعالےٰ کی قدرتوں پر کامل ایمان نہ رکھتے تھے۔ کہا کرتے تھے۔ کہ یہ کل کا بچہ ہے۔ اور جماعت کو (نعوذ باللہ) ہلاکت کے گڑھے میں ڈالدے گا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اس وجُود کو اپنی "دوسری قدرت" کے اظہار کے لئے چن لیا۔ جس کے ثبوت کے لئے ہم آپ کی کتاب "القول الفصل" کی ایک تحریر درج کرتے ہیں۔ جس پر آج اکیس سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ اور ناظرین کی توجہ اُن واقعات کی طرف مبذول کراتے ہیں۔ جو اس اکیس سال کے عرصہ میں پیش آئے۔ ایک وقت تھا۔ کہ غیر مبایعین کا یہ دعوےٰ تھا۔ کہ ۹۵ فیصدی جماعت اُن کے ساتھ ہے۔ یا آج خود ان کی بے کسی اُن پر ماتم کناں ہے۔ پھر بعض منافقین سلسلہ نے فتنہ برپا کیا۔ لیکن ذلت پر ذلت اٹھائی۔

احرار نے مختلف شکلوں میں حملے کئے اور خائب و خاسر رہے۔ اور اپنی زبان سے یہ کہکر انہوں نے اپنی شکست کا اعتراف کیا کہ "اس تحریک کے پیچھے جو غیر معمولی دماغ کام کر رہا ہے۔ اس کا مقابلہ آسان نہیں"۔ الغرض ایک طرف اس تحریر کو رکھیں۔ جو ذیل میں درج ہے۔ اور دُوسری طرف اس اکیس سال کے عرصہ کے ان فتنوں اور مخالفتوں کو رکھیں۔ جو ہر روز نئی طاقت جمع کر کے کھڑے ہوتے رہے۔ اور ہر دفعہ ان کو ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑا۔ ان میں سے ہر مخالفت اور ہر حملہ جو سلسلۂ عالیہ احمدیہ پر کیا گیا۔ اور پھر ہر بار جب مخالفوں کو ہزیمت اٹھانی پڑی۔ وُہ اپنی ذات میں اللہ تعالےٰ کی قدرت کا ثبوت اور سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ایک زبردست نشان ہے۔ آخر وُہ کس کا ہاتھ ہے۔ جو ہر میدان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ساتھ دیتا رہا۔ اور پھر ان لوگوں کا حافظ و ناصر رہا۔ جو حضور کے بعد سلسلہ کی حفاظت کے لئے کھڑے کئے گئے۔

ان سب باتوں پر یکجائی طور پر نظر ڈالنے سے نہ صرف اللہ تعالےٰ کی زبردست قوت کا ثبوت ملتا ہے۔ بلکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منجانب اللہ ہونے۔ نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خدا تعالےٰ کا برحق خلیفہ ہونے کا زبردست ثبوت ہے۔ کیا کوئی ہے؟ جو اس سے فائدہ اٹھائے

حضرت امیر المومنین کا اپنی خلافت کی سچائی پر کامل وثوق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریر حسب ذیل ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"خلافت خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ جو انسانوں کے خیالات سے اندازہ لگا کر میری بیعت میں داخل ہُوا ہے۔ وُہ فوراً اپنی بیعت کو واپس لے لے اور مجھے خُدا پر چھوڑ دے۔ میں مشرک نہیں ہُوں۔ مجھے انسانوں کے خیالات کی پروا نہیں۔ خدا تعالےٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ کہ وُہ مجھے کامیاب کرے گا۔

پس مَیں اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ماتحت کامیاب ہوں گا۔ اور میرا دُشمن مجھ پر غالب نہ آسکے گا۔ مجھے اللہ تعالےٰ نے اپنی پوشیدہ در پوشیدہ حکمتوں کے ماتحت۔ جن کو میں خود بھی نہیں سمجھتا۔ ایک پہاڑ بنایا ہے۔ پس وُہ جو مجھ سے ٹکراتا ہے۔ اپنا سر پھوڑتا ہے۔ مَیں نالائق ہوں۔ اس سے مجھے انکار نہیں میں کم علم ہُوں۔ اس سے میں ناواقف نہیں۔ میں گنہگار ہوں۔ اس کا مجھے اقرار ہے۔ میں کمزور ہوں۔ اس کو مَیں مانتا ہوں۔ لیکن میں کیا کروں۔ کہ میرے خلیفہ بنانے میں خدا تعالےٰ نے مجھ سے نہیں پوچھا۔ اور نہ وُہ اپنے کاموں میں میرے مشورہ کا محتاج ہے میں اپنے ضعف کو دیکھ کر خود حیران ہو جاتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے کیوں چُنا۔ اور میں اپنے نفس کے اندر ایک بھی ایسی خوبی نہیں پاتا جس کی وجہ سے مَیں اللہ تعالےٰ کے اس احسان کا مستحق سمجھا گیا۔ مگر باوجود اس کے اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اس کام پر مقرر فرما دیا ہے اور وُہ میری ان راہوں سے مدد فرماتا ہے۔ جو میرے ذہن میں بھی نہیں ہوتیں جب کُل اسباب میرے برخلاف تھے۔ جب جماعت کے بڑے بڑے لوگ میرے خلاف اعلان کر رہے تھے۔ اور جن کو لوگ بڑا خیال کرتے تھے۔ وُہ سب میرے گرانے کے درپے تھے۔ اُس وقت میں حیران تھا۔ لیکن سب کچھ میرا رب آپ کر رہا تھا۔ اُس نے مجھے اطلاعیں دیں۔ اور وُہ اپنے وقت پر پُوری ہوئیں۔ اور میرے دل کو تسلی دینے کے لئے نشان پر نشان دکھایا۔ اور امورِ غیبیہ سے مجھے اطلاع دے کر اس بات کو پایۂ ثبوت کو پہونچایا۔ کہ جس کام پر میں کھڑا کیا گیا ہوں۔ وُہ اس کی طرف سے ہے . . . . اللہ تعالےٰ نے مجھے بار بار بتایا ہے۔ کہ میں خلیفہ ہوں۔ اور یہ کہ وُہ میرے مخالفوں کو آہستہ آہستہ میری طرف کھینچ لائے گا۔ یا تباہ کر دے گا۔ اور ہمیشہ میرے متبعین میرے مخالفوں پر غالب رہینگے۔ یہ سب باتیں مجھے متفرق اوقات اللہ تعالےٰ نے بتائی ہیں۔" (القول الفصل صفحہ ۵)

خوفِ خُدا رکھنے والے اصحاب سے گزارش

اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ کے خوف کو مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ بالا عبارت پر غور کرے۔ تو میں سمجھتا ہُوں۔ کہ یہی عبارت سلسلۂ عالیۂ احمدیہ کی صداقت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافتِ حقہ کا کافی ثبوت ہے۔ کس یقین اور وثوق سے آپ نے اپنے وجود کو پیش کیا ہے۔ پھر کس طرح بعد میں آنے والے حالات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ جو کچھ کہا گیا۔ وہ حرف بحرف پُورا ہُوا۔ مزید برآں یہاں حضور نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ میں یہ سب باتیں خدا تعالےٰ سے اطلاع پا کر بیان کر رہا ہوں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اگر یہ نعوذ باللہ افترا ہوتا۔ تو خود یہی الفاظ لکھنے والے کو خدا تعالےٰ کی نصرت سے محروم کر دینے کے لئے کافی تھے۔ لیکن اس کے خلاف اللہ تعالےٰ کا ہر قدم پر آپ کا حامی و ناصر ہونا۔ اور آپ کے متبعین کا روز بروز بڑھتے جانا۔ اور آپ کے نام کا اکناف عالم میں پھیل جانا اس بات کی پختہ دلیل ہے کہ یہ سارا کام خود خدا تعالےٰ کر رہا ہے۔ اور جو اس میں روک بنتا ہے وہ دراصل حقیقت خدا تعالیٰ

سکھوں کی طرف سے اذان کی بیجا مخالفت

از سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور"

میں نے ۲۴ مئی کے پرتاب میں اس خبر کو نہایت تعجب سے پڑھا۔ کہ "امرتسر دروازہ گلگی مسجد کے باہر بودھی سائیں کی جو مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ اس مسجد کے نزدیک سکھوں کا گوردوارہ ہے۔ کل رات کے ۸ بجے کے قریب جب مسلمان مسجد میں اذان دینے لگے۔ تو بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سکھوں نے ایسا کرنے سے روکا۔ جس پر مسلمانوں میں غصہ کی لہر دوڑ گئی"۔ ممانعت اذان پر مسلمانوں میں غصے کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر اور کوئی بربریت نہیں۔ کہ کسی جماعت کو اس کی نماز پوجا پاٹھ اور خدا کی بندگی سے روکا جائے۔ مجھے رہ رہ کر تعجب ہوتا ہے۔ کہ سکھ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ اذان کیا ہے۔ خدا کی عبادت کی طرف بلانا یہ کوئی گالی نہیں۔ بم کا گولہ نہیں۔ اس میں کسی مذہب کی غیبت اور نندا نہیں پھر یہ کسی کو بری لگے تو کیوں؟ اذان کے ترجمہ کو دیکھئے جو درج ذیل ہے۔

"اللہ اکبر۔ کرتار سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ پرماتما کے بنا اور کوئی پوجنے یوگ (قابل عبادت نہیں) میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ جگت گورو شری محمد جی مہاراج ست کرتار کے بھیجے ہوئے ہیں۔ بھگوان کی بھگتی (عبادت) کے واسطے آؤ۔ آؤ سپھلتا (فلاح) حاصل کرو۔ کرتار (اللہ) سب سے بڑا ہے۔ اس واہگورو (اللہ) کے بغیر اور کوئی پوجنے یوگ نہیں"۔

پراتا کال (صبح) کے وقت "آؤ فلاح پاؤ" کے بعد جو نیک الفاظ کہے جاتے ہیں۔ ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایشور کی بھگتی نیند سے ربہت اچھی ہے۔

اب اذان کے مخالفوں کو جو بظاہر خدا کی بھگتی کا دم بھی بھرتے ہیں۔ ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ کہ اس اذان میں جس کا ترجمہ اوپر دیا گیا ہے۔ کونسا لفظ یا فقرہ ان کو کاٹتا ہے۔ جس کی وجہ سے اور تو اور اپنے نیک ہمسایوں کو اللہ کی عبادت سے بھی بزور یا زور روکنے کی ناروا سعی کرتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر زیادتی اس سے بڑھ کر تنگدلی نہیں نہیں۔ اس سے بڑھ کر ظلم اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ اپنے صدیوں کے ہمسایوں کو خدا کی عبادت سے بزور یا زور روکا جائے۔ پھر سکھوں کو تو خواب میں بھی ایسا نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کی مقدس کتاب شری گرنتھ میں سکھوں کے لئے یہ حکم ہے :-

کبیر سپنے ہوں برڑائے کے جہیں نکھ تکھ سے رام
تا تکے پگ کی پاہنی میرے تن کو چام

یعنی سکھوں کا مقدس گرنتھ سکھوں کو یہ حکم دیتا ہے۔ کہ اے سکھو اگر خواب میں بھی کسی کی زبان سے خدا کا نام نکلے تو تم اس پر قربان ہو جاؤ۔ اور اگر تمہارے جسم کی اس کے پاؤں کی جوتیاں بنیں تو اسے اپنی خوش قسمتی سمجھو۔ واہ وا سکھ صاحبان اپنے مقدس گرنتھ کی تعلیم پر کیا اچھا عمل کر رہے ہیں۔ خواب کی حالت ہی نہیں بیداری کی حالت میں اور خاص عزم کے ماتحت جب مسلمان خدا کی عبادت کے لئے اپنی مسجد میں کھڑے ہو کر اپنے بھائیوں کو بلاتے ہیں۔ تو سکھوں کی کرپانیں میان سے باہر آ جاتی ہیں۔ محض اس قصور پر کہ مسلمان خدا کی عبادت کیوں کرتے ہیں۔ میں سکھوں کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ اذان میں کوئی ایسا لفظ دکھلائیں۔ جس سے ان کے دل دکھتے ہوں اور پھر سکھوں کی کتب مقدسہ میں جو رواداری کی تعلیم پائی جاتی ہے۔ سکھ صاحبان اس پر ذرا بھی عمل کرتے۔ تو وہ اپنے مسلمان نیک ہمسایوں کے لئے اس طرح تکلیف کا موجب نہ بنتے۔ ان کی کتب مقدسہ میں اذان نماز اور مسجد کے لئے جو قابلِ احترام الفاظ موجود ہیں ان کی موجودگی تو یہ چاہتی تھی۔ کہ نماز اور اذان کے معاملہ میں سکھ مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو ہوتے۔ چنانچہ دسم گرنتھ میں شری گورو گوبند سنگھ صاحب فرماتے ہیں۔

دائرا مسیت سوئی
پوجا و نماز اوئی

یعنی ہندوؤں کا ٹھاکر دوارہ اور مسلمانوں کی مسجد پوجا اور نماز یہ سب خدا کی یاد کے مختلف طریقے ہیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ دسم گورو کے نزدیک ٹھاکر دوارہ اور مسجد۔ نماز اور پوجا میں کوئی فرق نہ تھا۔

پھر وارن بھائی گورداس جی میں لکھا ہے :-

بابا گیا بغداد نوں باہر جا کیا استھانا
اک بابا اکال روپ دوجا ربابی مردانا
دتی بانگ نماز کر سن سماہویا جہانا

یعنی جب شری گورو نانا دیو جی مہاراج بغداد شریف پہنچے۔ تو شہر سے باہر قیام فرمایا۔ اور خدا کے مظہر باباجی تھے۔ اور دوسرا آپ کے ساتھ مردانہ تھا۔ باباجی نے وہاں نماز کے لئے اذان کہی اور لوگ محو حیرت رہ گئے۔

پھر تاریخ گورو خالصہ حصہ اول صفحہ ۵۵ پر لکھا ہے :-

جے جیع کر نام دی پنج نماز گزار
باجوں نام خدائے دے ہوسیں بہت خوار

یعنی خدا کے نام کا توشہ جمع کرو۔ پانچوں وقت کی باقاعدہ نماز کی ادائیگی سے کیونکہ بغیر خدا کی بھگتی کے خواری ہے۔

اس سے اندازہ لگایئے کہ شری گورو نانک دیو جی مہاراج کے دل میں خدا کی بھگتی کی کس قدر قدر تھی۔

پھر شری گورو گرنتھ صاحب آد محلہ پہلا میں شری گورو نانک دیو جی مہاراج فرماتے ہیں :-

پنج وقت نماز گزاریں پڑھو کتیب قرآن
نانک آکھے گور سدیہی رہیو پینا کھان

یعنی پانچوں وقت کی نمازیں پڑھو۔ اور قرآن کریم کی تلاوت کرو۔ کیونکہ قبر ہر وقت تمہیں آواز دے رہی ہے۔ خدا جانے وہ وقت کب آ جائے۔ اور وہ وقت آنے پر تمہاری جملہ نفسانی خواہشات دہری کی دہری رہ جائیں گی۔

پھر شری گورو گرنتھ صاحب آد سری راگ محلہ پہلا میں شری گورو نانک دیو جی مہاراج فرماتے ہیں :-

عیب تن چکڑ وے من مینڈ کو کنول سار نہیں مو ای بائی
بھنور استاد نت بھاکیا بولے کیوں بوجھے جاں نہ بجھائی
آکھن سن ناپون کی بانی اے من رتا مایا
خصم کی نظر دلیں پسندی جنہیں اک کر دھیایا
تیس کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائی
نانک آکھے راہ پر چلنا مال دھن کس کو سنجائے

اس کا ترجمہ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا۔ مہاراجہ صاحب فریدکوٹ کی سرپرستی میں بڑے بڑے گیانیوں کے ذریعہ جو گرنتھ صاحب کا ترجمہ ہوا ہے۔ اس میں گورو صاحب کے ان اقوال کا یہ ترجمہ دیا گیا ہے۔

"تیرے بدن میں کیچڑ کیا ہے۔ تیرے ہی عیب اور اس میں مینڈک کیا ہے تیرا ہی دل اس عیبوں کے کیچڑ میں لت پت ہونے والے مینڈک کے سر پر کنول کا پھول کھل رہا ہے۔ بھنورہ اس پھول پر بیٹھا ہوا ہر وقت اپنی پیاری پیاری آواز سے کیچڑ میں لت پت ہونے والے مینڈک سے کہتا ہے کہ اے کیچڑ میں پھنسے ہوئے مینڈک ذرا اس کیچڑ کو چھوڑ کر اوپر آ۔ اور دیکھ تیرے سر پر کیسا خوشنما اور خوشبودار پھول کھل رہا ہے۔ مگر سچ ہے۔ کہ

اس کنول پھول کی خوشبو سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جن پر اللہ کی مہر ہو اور اللہ کی مہر انہیں پر ہوتی ہے۔ جو اس کی ہدایت پر عمل کرتے ہیں۔ اور جو اس خدا کی آواز کو اس کان سے سن کر اس کان نکال دیتے ہیں۔ یقین سمجھو۔ کہ اللہ کا ایسے لوگوں سے کچھ تعلق نہیں ہوتا۔ مبارک ہیں وہ جو خدا کے مقبول ہیں۔ اور خدا کے مقبول وہ ہیں۔ جو ایک خدا کی پوجا کرتے۔ تیس روزے رکھتے اور پانچوں وقت کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں۔ خداوند تعالےٰ انہیں شیطانی شر سے محفوظ رکھتا ہے۔“

آگے اور دیکھئے۔ شری گورو گرنتھ صاحب آدمیں یہ شلوک درج ہیں۔

فریدا بے نمازا کتیا ایہہ نہ بھلی ریت
کدی چل نہ آیوں پنجے وقت مسیت
اُٹھ فریدا وضو ساز صبح نماز گزار
جو سر سائیں نہ نویں سو سر کپ اتار
جو سر سائیں نہ نویں سو سر کیجے کائیں
کنی ہیٹھ جلائیے۔ بالن سندھی تھائیں

بے نمازوں کے لئے گرنتھ صاحب کے یہ اقوال اس قدر سخت اور زجر و توبیخ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ کہ میں اس کا ترجمہ دینا بھی فی الحال مناسب نہیں سمجھتا۔ تعجب اور حیرت کی جا ہے۔ کہ جن لوگوں کی کتب مقدسہ میں اذان اور نماز کے لئے یہ تاکید اور احکام درج ہوں۔ وہ کس طرح اذان اور نماز کی مخالفت کر سکتے ہیں۔ اگر میرے سکھ دوست یہ کہیں۔ کہ یہ احکام اور یہ ہدایات جو ہماری واجب الاحترام کتب میں درج ہیں۔ سکھوں کے لئے نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے لئے ہیں۔ گو مجھے اس سے اتفاق نہیں۔ کیونکہ شری گرنتھ صاحب کی تعلیم سب کے لئے ہے نہ کہ کسی مخصوص جماعت اور افراد کے لئے۔ ہاں اگر سکھ صاحبان کی خاطر میں تھوڑی دیر کے لئے یہ مان بھی لوں۔ کہ گورو صاحب کی یہ ہدایات محض مسلمانوں کے لئے ہیں۔ تو بھی یہ کیا عجیب تماشا ہے۔ کہ جب مسلمان گورو صاحبان کی ان ہدایات پر عمل کے لئے آمادہ ہوتے ہیں۔ تو سکھ صاحبان بزور بازو انہیں روکتے ہیں۔ کیا ایسا کرکے وہ یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ وہ گورو صاحبان کے احکام کو بجا لا رہے ہیں۔ گرنتھ صاحب کی تعلیم تو ایسی رواداری پر مبنی ہے۔ کہ اگر میرے سکھ بھائی اس پر عمل پیرا ہو سکیں۔ تو یہ مسلمانوں کے لئے بہترین اور قابل قدر ہمسایہ بن سکتے ہیں۔ اگر یہ گورو صاحب کے اقوال بھی میرے سکھ دوستوں پر کچھ اثر نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم سکھ صاحبان کو یہی سوچنا چاہئے۔ کہ مسلمانوں نے بھی اسی ملک میں رہنا ہے۔ اور سکھوں نے بھی اور رہنا بھی دیوار بدیوار ہے۔ یہ موجودہ طریق طرفین کی زندگیوں کو تلخ بنانے کا موجب ہے۔ اگر آج سکھ اذان پر معترض ہوتے ہیں۔ تو کل مسلمان ناقوس کی آواز کو بُرا منائیں گے۔ بتلایئے۔ اس سے امن کی زندگی کہاں رہ سکتی ہے۔ ہماری ہمسائگت اس امر کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ ہم ایک دوسرے کے لئے دکھ درد کے ساتھی ہوں۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ کہ جب ہم رواداری سے کام لیں۔ مسلمانوں نے بھی یہیں رہنا ہے۔ اور سکھوں نے بھی۔ اگر ہم ایک دوسرے کے دشمن بن کر رہے۔ تو بھلا یہ بھی کوئی رہنا ہے۔ رہنا وہی بابرکت ہے۔ جو ایک دوسرے کے دوست بن کر رہیں۔ اگر کسی جماعت کا یہ خیال ہو۔ کہ ہم اس طرح تنگ کرکے مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال دینگے۔ تو ایں خیال است محال است و جنوں۔ اگر مسلمان نکل سکتے تھے تو اس وقت جبکہ یہ سینکڑوں کی تعداد میں ہندوستان میں وارد ہوئے تھے۔ اس وقت جبکہ یہ کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ اور ان کی جڑیں ہندوستان میں مضبوط ہو چکی ہیں۔ اور انہوں نے ہندوستان کو اپنا ملک بنا لیا ہے۔ تو اب یہ کیسے نکل سکتے ہیں۔ سوراج کا میں بھی کسی سے کم حامی نہیں۔ مگر اس موجودہ فرقہ وارانہ ذہنیت میں اول تو سوراج ملے گا ہی نہیں۔ اگر ملا بھی تو چند روزہ۔ لہٰذا اگر ہمیں اپنی ہمدردی مطلوب نہیں ہے۔ تو کم از کم ہمیں اپنی نسلوں پر ہی رحم کرنا چاہئے۔ اور وہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ ہم ایک دوسرے کے لئے روادار ثابت ہوں۔ تاکہ ہم امن کی زندگی سے مستفیض ہو سکیں۔

جاوا میں تبلیغِ احمدیت

جماعتہائے احمدیہ ماورا البحار کی روز افزوں ترقی

مولوی عبدالواحد صاحب فاضل سماٹری کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے گزشتہ دنوں جاوا میں سلسلہ احمدیہ کے مبلغ کی حیثیت سے روانہ کیا گیا تھا۔ انہوں نے وہاں سے اپنے بخیریت پہونچنے اور تبلیغی حالات کے متعلق جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے نام جو مکتوب ارسال کیا ہے۔ اسے احباب کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

عاجز بخیریت جاوا پہونچ گیا ہے۔ میدان کی جماعت خوب ترقی کر رہی ہے۔ اور برادرم مولوی ابوبکر صاحب ایوب محنت اور اخلاص سے کام کر رہے ہیں۔ جماعت میدان کے سامنے عاجز نے ۳ لیکچرز دیئے۔ اور ایک خطبہ جمعہ پڑھا۔ جس میں امام کی اطاعت۔ چندوں کی باقاعدہ ادائیگی۔ سادہ زندگی۔ اور دعا کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ وہاں سے عاجز ایک دوسرے شہر میں اپنی ہمشیرہ سے جن سے قریباً ۱۲ سال سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ ملنے گیا۔ وہاں سے اپنی والدہ صاحبہ کے پاس گیا۔ اور ۳ ہفتہ تک ان کے پاس رہا۔ اس شہر میں عاجز کے خاندان کے باقی افراد رہتے ہیں۔ اگرچہ راجہ کے حکم سے بندہ علانیہ طور پر تبلیغ نہ کر سکا۔ مگر خاندان کے تمام افراد کو خوب تبلیغ کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ جو پہلے اشد ترین مخالف تھے۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیت کی طرف مائل ہو گئے ہیں۔ یہانتک کہ دو نوجوان کھلم کھلا اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ اور انشاءاللہ عنقریب عاجز سے قرآن شریف پڑھنے کے لئے جاوا آئیں گے۔

پھر عاجز براستہ پاڈانگ جاوا روانہ ہوا پاڈانگ کی جماعت سماٹرا میں سب سے بڑی جماعت ہے۔ بندہ صرف ۳ روز وہاں رہا۔ دن رات جماعت کے افراد انجمن میں آئے تھے۔ اور بڑے اخلاص سے ملتے تھے۔ تین راتیں متواتر لیکچر دیئے۔ اور جمعہ کے دن خطبہ پڑھا۔ عاجز نے انجمن کے کارکنوں کو تاکیداً کہا۔ کہ ہر احمدی اپنی آمد کا کم از کم $\frac{1}{16}$ حصہ ضرور چندہ دے۔ اور چندہ کی کل رقم کا $\frac{1}{4}$ حصہ مرکز سلسلہ قادیان میں روانہ کیا جائے آخری روز عاجز کے اعزاز میں جماعت نے دعوت دی۔ جس میں بہت سے احباب مدعو تھے پاڈانگ کی بندرگاہ سے جہاز پر سوار ہو کر عاجز عازم جاوا ہوا۔ چوتھے روز بخیریت بٹاویہ کے بندر پر پہونچا۔ جماعت کے کچھ لوگ پہلے سے منتظر تھے۔ گیارہ بجے کے قریب بندہ انجمن احمدیہ بٹاویہ کے ہال میں پہنچا مولوی رحمت علی صاحب اور ملک عزیز احمد صاحب سے ملا۔ رات کے وقت عاجز جماعت کے سامنے قادیان کے حالات سناتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک بج گیا۔ بندہ پانچ روز بٹاویہ میں رہا۔ اور ہر رات ایک بجے تک مصروف رہا۔ حسب معمول اتوار کی رات پبلک لیکچر ہوتا ہے۔ مولوی رحمت علی صاحب کے حکم کے مطابق عاجز نے $1\frac{1}{2}$ گھنٹہ تک ہستی باری تعالےٰ پر تقریر کی۔ مولوی صاحب نے

جنت اور دوزخ کی فلاسفی پر تقریر کی۔ اور برادرم ملک عزیز احمد صاحب نے انگریزی میں ایک گھنٹہ تقریر کی۔ جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ امام مہدی ہندوستان میں کیوں نازل ہوئے۔ ۱ بجے کے قریب یہ تقاریر ختم ہوئیں۔ اس کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہؤا۔ جو ۴½ بجے تک جاری رہا مولوی صاحب نے بڑی متانت اور سنجیدگی سے تمام سوالات کے جواب دیئے حاضرین کی تعداد ۴۰۰ کے قریب تھی۔ دوسرے دن ہم بوگور جو بٹاویہ سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے گئے۔ وہاں بھی تقریریں ہوئیں جماعت احمدیہ بٹاویہ اور جماعت احمدیہ بوگور کو عاجز نے دیکھا ہے۔ ان میں آپس میں بہت محبت اور پیار ہے۔ ان کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے حقیقی بھائی ہیں۔ مولوی رحمت علی صاحب نے ایسا انتظام کر رکھا ہے کہ ہر رات ہر محلہ میں تبلیغ ہوتی ہے۔ اور باقاعدہ مولوی صاحب کے سامنے رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔ عاجز صرف چار روز مولوی صاحب کے پاس رہا۔ اس کے بعد عاجز اور ملک عزیز احمد صاحب کو گاروت کے علاقہ میں جو بٹاویہ سے ۲۴۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔ بھیجا گیا۔ گاروت کی جماعت نئی ہے۔ ستمبر ۱۹۳۵ء میں قائم ہوئی تھی۔ گاروت کے گرد و نواح میں بہت سی جماعتیں جو ۱۰ میل تک پھیلی ہوئی ہیں قائم ہو چکی ہیں۔ ان جماعتوں کی تربیت کے لئے مولوی رحمت علی صاحب نے عاجز اور ملک عزیز احمد صاحب کو بھیجا ہے۔ ہر رات جماعت کے احباب آتے اور مختلف مسائل پوچھتے ہیں۔ غیر احمدیوں کی طرف سے یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر ہی اعتراضات ہوتے ہیں۔ یا حضور کی تحریرات میں تناقض دکھلاتے ہیں۔

احباب دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جماعتوں کی تربیت کرنے مخالفین کے اعتراضات کے جواب دینے اور دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار: عبدالواحد سماٹری

اتحاد پارٹی کے سیاسی اور اقتصادی پروگرام کی برتری کا اعتراف

ایک باثر ہندو وکیل کا پنجاب کے غیر کانگرسی ہندو رہنماؤں کو مفید مشورہ

انگریزی معاصر "پیپل" لاہور کی ۲۲ مئی کی اشاعت میں "سیاسیات پنجاب عملی نقطہ نگاہ سے" کے عنوان سے مسٹر جی۔ این پنڈت کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے پنجاب میں ہندوؤں کی سیاسی پارٹیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے انہیں کانگرسی اور غیر کانگرسی یعنی جدید آئین کو ناکام کرنے کا ارادہ رکھنے والی اور اسے کامیاب بنانے کی خواہشمند پارٹیوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ کانگرسیوں کا پروگرام تو واضح اور معین ہے۔ اور وہ آئین نو کو ناکام بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن غیر کانگرسی ہندوؤں کے پیش نظر کوئی معین پروگرام نہیں۔ اور اگر کوئی پروگرام ہے تو وہ مبہم اور تناقضات سے پُر ہے۔ اس غیر معین لائحہ عمل کے پیش نظر معزز مضمون نگار نے غیر کانگرسی ہندو رہنماؤں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ اگر وہ فرقہ وارانہ فیصلہ کی موجودگی میں آئین کو چلانے کے خواہشمند ہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ میاں سر فضل حسین اور سر سکندر حیات خان سے متحد العمل ہو کر اسے کامیاب بنائیں۔ اور صحیح معنوں میں کوئی مفید کام کرنے کی کوشش کریں۔ اس مضمون کے اہم حصوں کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے۔ کہ وہ (یعنی پنجاب کے غیر کانگرسی)، جو آئین نو کو چلانے کے خواہشمند ہیں۔ کون طرز عمل اختیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہندوؤں کے لئے ایک نہایت ہی اہم سوال ہے۔ اور ہمارے رہنماؤں کا جو قوم کے ایک کثیر حصہ کی نمائندگی کا دم بھرتے اور اس کے مفاد کی حفاظت کے مدعی ہیں فرض ہے۔ کہ اس سوال پر جرأت اور دیانت داری کے ساتھ غور کریں۔ کیا وہ صرف مخالف پارٹی کی حیثیت میں یعنی روک ڈالنے والی پارٹی کی حیثیت میں نہیں بلکہ آئینی طور پر مخالفت کرنے والی پارٹی کی حیثیت میں جدید آئین کو کامیاب بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یا وزارتوں کے حصول کے لئے کوشش کرنے کے خواہاں ہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو وہ کونسے رفقا کی مدد سے ایسا کریں گے۔ کیونکہ ہندو فی ذاتہ کوئی اکثریت یا مضبوط گورنمنٹ نہیں بنا سکتے۔

موجودہ حالات میں ہمارے رہنماؤں کا یہ خیال ہے کہ "اس امر کی کوشش کی جائے کہ تمام ہندو کاشتکاروں اور غیر کاشتکاروں کو ایک ہی پارٹی میں شامل رکھا جائے۔ مسلم پارٹی کے متحدہ محاذ سے علیحدگی اختیار کرنے والوں کو اس پارٹی کے ساتھ ملایا جائے۔ اور سکھ تو غالباً مسلمانوں سے ملنے کی بجائے اسی پارٹی سے تعاون کریں گے اور اسی طرح اچھوت اقوام کے ممبر بھی اس پارٹی کے ساتھ ہونگے۔ اسی طرح اس پارٹی کے لئے اکثریت قائم کرنے کا سادہ موقع مل جائے گا۔ اور ممکن ہے اتحاد پارٹی جو زیادہ تر مسلم ارکان اور بعض دیہاتی ہندوؤں پر مشتمل ہوگی۔ اکثریت حاصل نہ کر سکے لیکن شہری ہندوؤں کی یہ پارٹی جس کے ساتھ بعض دیہاتی ہندو۔ اچھوت اقوام۔ سکھ اور احرار بھی ہونگے اکثریت حاصل کرلے۔ اور اس قسم کا مختلف العنصر محاذ قائم کرنے کے لئے قانون انتقال اراضی اور فرقہ وارانہ فیصلہ کی مخالفت کو معرض التوا میں ڈال دیا جائے یا کم از کم اسے اپنے سیاسی لائحہ عمل کا جزو نہ بنایا جائے۔"

دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کے طریق عمل کی تجویز نیشنلسٹ پروگریسو پارٹی کے اعلان میں پائی جاتی ہے۔ اور میں یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ کہ کسی آئین کو چلانے کے لئے یہ سکیم نہایت احمقانہ معلوم ہوتی ہے۔ وہ وزارت جس کا انحصار ان تمام مختلف جماعتوں پر ہوگا۔ وہ ایک ہفتہ تک بھی کامیابی کے ساتھ کام نہیں چلا سکے گی۔ اور ہر تیسرے روز ان معاملات پر جو اپوزیشن کی طرف سے پیش کئے جائیں گے۔ جھگڑے پیدا ہونگے اس کے جواب میں کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہمارا مقصد وزارت قائم کرنے کا نہیں۔ بلکہ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ سر فضل حسین اور ان کے رفقا کے لئے وزارت کو چلانا ناممکن بنا دیں کیونکہ اگر ہم اپنی گورنمنٹ قائم کرنے کے لئے آپس میں پوری طرح متحد نہیں ہو سکتے تو فضل حسین پارٹی کی وزارت کی مخالفت کرنے کے لئے تو متحد ہو سکتے ہیں۔ اور اس صورت میں کانگرس پارٹی کے متعلق بھی امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ بھی ہمارے ساتھ ووٹ دے۔

لیکن اگر تمہارا (یعنی غیر کانگرسی ہندوؤں کا) مقصد صرف یہ ہے۔ کہ کونسلوں کے کام میں رکاوٹیں پیدا کی جائیں۔ تو پھر کانگرس کی سکیم سے اختلاف کیا۔ کیا تمہاری پالیسی انہی نتائج کی حامل نہیں ہوگی۔ جن کا خوف تمہیں آئین کو تباہ کرنے کے پروگرام سے لاحق ہو رہا ہے۔ کیا اس صورت میں گورنر اور وزارتیں تمہارے آسانی کے ساتھ ٹوٹنے والے معاہدات کے پرزے اڑانے کے لئے اپنے اثر کو استعمال میں نہیں لائیں گی۔ اور کیا دیہاتی ہندو ایسی پالیسی کو جس کے ماتحت سیاسی ایجی ٹیشن میں پڑ کر وہ معین اقتصادی فوائد کو اپنے لئے ضائع کرنے کا موجب ہونگے۔ مشتبہ نگاہوں سے دیکھنے نہیں لگیں گے۔؟

معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے غیر کانگرسی رہنماؤں کے پیش نظر کوئی واضح مقصد نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ رکاوٹیں اور مزاحمتیں پیدا کرنے کا پروگرام کامیاب نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ ہندوؤں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے اور ان کے مفاد کو نقصان پہنچانے کا موجب ہوگا۔ لیکن ان کے سامنے جو لائحہ عمل ہے وہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ رکاوٹیں پیدا کی جائیں۔

جدید آئین کے ماتحت مسلم اکثریت پارٹی خواہ اسے اتحاد پارٹی کہہ لو یا کچھ اور۔ اس کا قیام یقیناً وزارتی بنا پر ہوگا۔ اور یہ حقیقت خواہ ہمارے لئے ناخوشگوار ہو

افسوسناک ہی ہو۔ تاہم یہ ایک حقیقت ہے۔ ممکن ہے یہ پارٹی کسی غیر مسلم پارٹی کے تعاون کے بغیر وزارت کو نہ چلا سکے لیکن اس کے برعکس اس پارٹی کی مخالفت میں کوئی اور مضبوط وزارت بھی قائم نہیں کی جا سکتی ؎

میں یہ سمجھنے سے مطلقاً قاصر ہوں کہ ہمارے لیڈر جو اپوزیشن کی ایک نا ممکن الحصول پارٹی کے قیام کی غرض سے فرقہ وارانہ فیصلہ اور قانون انتقال اراضی کو بھی پس پشت ڈالنے کے لئے تیار ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت کی پارٹی سے اشتراک عمل کر کے آئین کو چلانے کے لئے کیوں ان سے اتحاد نہیں کر سکتے۔ اگر دیوان بہادر راجہ نریندر ناتھ اور ڈاکٹر گوکل چند نارنگ سمجھتے ہیں۔ کہ فرقہ وار فیصلہ کے باوجود جدید آئین کو کامیاب بنانا چاہیئے۔ تو کیا وجہ ہے کہ وہ سر فضل حسین اور سر سکندر حیات خان کے ساتھ متحد العمل ہو کر اسے کامیاب نہ بنائیں۔ اور صحیح معنوں میں کوئی مفید کام کرنے کی کوشش نہ کریں۔ آخر بلا وجہ اس شدید باہمی تقابل سے کیا فائدہ؟ سر فضل حسین کو فرقہ پرور کہا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے لیڈر بھی تو فرقہ پرست ہیں۔ اور یہ لیڈر اپنی اپنی قوم کے لئے صحیح معنوں میں اور حقیقی طور پر جو مفید کام کر سکتے ہیں۔ وہ صرف یہی ہے۔ کہ صوبہ کے مصارف نظم و نسق کو کم از کم بقدر دو کروڑ روپیہ کم کر دیا جائے۔ اور اس روپیہ کو بیکاروں کے لئے ملازمت کی راہیں تلاش کرنے اور غریب اور پسماندہ طبقوں کی آمدنی کو بڑھانے پر صرف کیا جائے ؎

آخر وہ کونسی بات ہے جو ہندو اور مسلم راہنماؤں کو اس قسم کے کام کے لئے متحد العمل ہونے سے روکتی ہے۔ میرے نزدیک ایک دوسرے کے تقابل کا خیال محض مجنونانہ خیال ہے ؎

ہمارے نزدیک مضمون نگار کا یہ مشورہ نہایت اعلیٰ ہے۔ اور غیر کانگرسی ہندو رہنماؤں کا فرض ہے۔ کہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور صوبہ کے مجموعی مفاد کے لئے اتحاد پارٹی سے تعاون کی صورت نکالیں ؎

اسلامی ممالک کی دلچسپ خبریں اور اہم کوائف

ایک خبر رساں ایجنسی سے الفضل کے لئے حاصل کردہ معلومات

نہر سویز کے آئندہ قبضہ کا مسئلہ

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) بوڈاپسٹ کے ایک اخبار "Az Est" کے نامہ نگار متعینہ قاہرہ نے اخبار مذکور کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ حکومت مصر جو نہر سویز کی اصل مالک ہے۔ اور نہر سویز کمپنی جو مراعات کی حامل ہے۔ ان کے آئندہ باہمی تعلقات کے متعلق جو نہایت اہم گفت و شنید جاری ہے۔ اس کا ابھی تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اس میں بڑی مشکل یہ درپیش ہے۔ کہ حکومت مصر کمپنی کی مراعات میں توسیع کرنے کے متعلق کوئی معین وعدہ کرنے کے لئے آمادہ نہیں۔ اس لئے کمپنی بھی نہر کی وقتاً فوقتاً مرمت اور دیکھ بھال کا کام جو بہت بڑے مصارف کا محتاج ہے۔ اور جو نہر کو جہازوں کی آمد و رفت کے قابل بنائے رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ سنبھالنے کے لئے تیار نہیں۔ مصر کے وزیر مالیات نے اعلان کیا ہے۔ کہ مستقبل قریب میں کسی قسم کے تصفیہ کی امید نہیں۔

مصر میں اطالیوں کا پروپیگنڈا

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) اخبار "برمنگھم پوسٹ" کا نامہ نگار مقیم قاہرہ رقمطراز ہے۔ کہ مصر میں اطالویوں کا پروپیگنڈا جو باری کے لاسلکی اسٹیشن کے ذریعہ ملک میں کیا جاتا تھا۔ اب اسے زیادہ مؤثر بنانے کے لئے بلا واسطہ کوششیں بھی کی جا رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گذشتہ دنوں اطالوی نمائندہ متعین قاہرہ نے جھیل سانا کے متعلق حکومت مصر کے ساتھ مذاکرات شروع کرنے کی کوشش کی۔ لیکن حکومت مصر نے یہ جواب دیا۔ کہ مصر کے مفادات موجودہ انتظامات کے ماتحت جو اٹلی نے پہلے ہی قائم کر رکھے ہیں۔ کافی طور پر محفوظ ہیں۔ اس لئے گفت و شنید کو جاری کرنے کی ضرورت نہیں۔ اب یہ افواہ گرم ہے کہ حکومت اطالیہ نے مصر کو باہمی صلح اور جنگ میں عدم شرکت کے ایک معاہدہ کی پیشکش کی ہے۔ اور بعض قوم پرست راہنما ملک میں برطانوی افواج کے قیام کے خلاف بطور دلیل اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش میں ہیں۔

ایران کی صنعتی ترقی

طہران (بذریعہ ہوائی ڈاک) اخبار Frankfurter Zeitung کا نامہ نگار طہران لکھتا ہے۔ حکومت ایران کی قومی تحفظ کی پالیسی کے نتیجہ میں ملک کے طول و عرض میں اقتصادی خوشحالی کی ایک رو چل رہی ہے۔ نئے نئے صنعتی ادارے قائم کئے جا رہے ہیں۔ ایران کی اس عاجلانہ صنعتی ترقی کا جس کے پانچ سال قبل کوئی آثار نہیں پائے جاتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ برطانیہ کی تجارت برآمد میں بہت کمی واقع ہو گئی ہے۔ اور برطانیہ کی تجارت پر بہت اثر پڑا ہے۔

درہ دانیال کے فوجی استحکامات اور حربی فرمیں

استنبول (بذریعہ ہوائی ڈاک) بلگریڈ کے اخبار "Vreme" کا نامہ نگار متعینہ استنبول اخبار مذکور کو بذریعہ برقیہ اطلاع دیتا ہے کہ اگرچہ درہ دانیال کی قلعہ بندی کے متعلق قطعی طور پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ تاہم متعدد غیر ملکی فرموں میں اس کی تعمیر کے متعلق شدید مقابلہ کے آثار پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ متعدد مشہور اور ممتاز حربی فرموں نے حکومت کو اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ لیکن اس وقت تک صرف دو فرموں کو مزید تفصیلی تخمینہ جات بھیجنے کی دعوت دی گئی ہے۔ یہ فرمیں جرمن کروپ اور اوسی پٹیلو ہیں۔ ممکن ہے کہ

خریداران الفضل کو ایک ضروری اطلاع

روزانہ ڈاک سے مختلف احباب کی طرف سے دفتر میں متعدد خطوط ایسے آتے ہیں۔ جن میں پرچہ باقاعدہ روزانہ نہ ملنے کی شکایت ہوتی ہے۔ بعض دوست یہ شکائت کرتے ہیں۔ کہ دو دو تین تین پرچے اکھٹے ملتے ہیں۔ اور بعض کو کئی پرچے ملتے ہی نہیں۔ دفتر ہذا سے تمام خریداروں کو روزانہ پرچہ باقاعدہ پوری احتیاط کے ساتھ بھجوایا جاتا ہے۔ پس خرابی لازماً رستہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے دوست جن کو کئی کئی روز کے پرچے اکٹھے ملیں۔ وہ انہیں پیک کر کے دفتر ہذا میں بھجوا دیا کریں تا معلوم ہو۔ کہ دیر کہاں ہوئی ہے۔ ایسے پرچے موصول ہونے پر محکمہ ڈاک خانہ سے ایسی شکایات کا ازالہ کرانے کی پوری کوشش کی جائے گی ؎ (مینیجر)

شملہ میں سکولوں کے کمزور بچوں کو مفت دودھ

ہز ایکسی لینسی حضور وائسرائے بہادر کی تقریر

۲۵ مئی ۱۹۳۶ء کو شملہ میونسپلٹی نے مختلف سکولوں کے کمزور اور نحیف بچوں کو مفت دودھ تقسیم کرنے کا انتظام کیا تھا۔ اس تقریب پر ہز ایکسی لینسی حضور وائسرائے بہادر تشریف فرما ہوئے۔ اور ممدوح نے اس موقع پر مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

حضرات! مجھے آج یہ دیکھ کر بے حد نہایت مسرت ہوئی ہے کہ سکولوں کے ان بچوں کو مفت دودھ تقسیم ہو رہا ہے جن کے والدین کے لئے اپنے قلیل ذرائع کے باعث ان کے واسطے اس نہایت ضروری خوراک کا مہیا کرنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

میں نے اس نہایت دلچسپ اور گرانقدر تجویز کی علت غائی اور تفصیلات کا گہری توجہ سے مطالعہ کیا ہے۔ اور جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں۔ اس کے متعلق صورت حال یوں ہے کہ میونسپل کمیٹی شملہ نے اپنے سرمایہ میں سے امدادی عطیہ کے ذریعہ انتظام کیا ہے کہ ۱۲۰ منتخب بچوں کو فی کس آدھ سیر روزانہ دودھ مہیا کیا جائے۔ اور اس کے لئے ان کے والدین کا کچھ خرچ نہ ہو۔ یہ تجویز ایک تجربہ کی صورت میں ہے۔ جس کا آغاز یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو کیا گیا تھا۔ اور جو کم از کم تین ماہ تک جاری رہے گی

دودھ خوراک کا نہایت ضروری جزو ہے

بلا اشتباہ یہ حقیقت سائنس پر مبنی ہے کہ بڑھتے ہوئے بچوں کے لئے دودھ کی کافی مقدار ان کی خوراک کا نہایت ضروری جزو ہے۔ اور اس میں بھی کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ عمر کے ابتدائی حصہ میں عمدہ غذا اس لئے لازمی ہے۔ کہ بعد ازاں جسم مضبوط بنتا جائے میرے اپنے ملک میں ایک تجربہ نہایت غور و احتیاط سے کیا گیا تھا۔ میں مختصر طور پر اس کے نتائج بیان کرنا چاہتا ہوں اس تجربہ سے یہ حقیقت پایہ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ بڑھتے ہوئے بچوں کی معمولی خوراک میں ڈیڑھ پاؤ روزانہ دودھ کے اضافہ سے فی کس سال بھر میں اوسطاً ۳ء۸۵ پونڈ سے ۶ء۹۸ پونڈ وزن بڑھ جاتا ہے۔ اور قد میں اوسط اضافہ ۱ء۸۴ انچ سے ۲ء۶۳ انچ تک ہو جاتا ہے میرے خیال میں اس تجربہ کا گرانقدر پہلو یہ ہے کہ متعلقہ واقعات کو کمال احتیاط و توجہ سے قلمبند کیا جاتا ہے۔ مجھے معلوم نہیں۔ آیا اس ضلع میں یکساں عمر کے جو بچے معمولی مروجہ خوراک کھاتے ہیں۔ اور انہیں کافی دودھ میسر نہیں آتا ان کے اوسط وزن اور قد میں اضافہ کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی امور متعلقہ موجود ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو میں یہ کہنے کی جرأت کروں گا۔ کہ اس کمی کو پورا کیا جائے۔ کیونکہ اصلاح یافتہ غذا کے فوائد کا صحیح اندازہ اس قسم کے موازنہ و مقابلہ ہی کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔

مجھے یہ دیکھ کر کمال اطمینان ہوا۔ کہ ہندوستان بھر میں انسانی غذا کی نہایت اہم ضرورت کی طرف عام توجہ مبذول ہو رہی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس کی اہمیت کے متعلق کسی قسم کا مبالغہ نہیں ہو سکتا۔ جسم اور دماغ کو پورے طور پر سرگرم کار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ زندگی کے ہر مرحلہ پر کافی خوراک کھائی جائے۔ لیکن اس ناقابل انکار حقیقت کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ ناکافی یا خراب خوراک سے بچوں اور نابالغو

کے کیسے رگ وریشہ کو مستقل اور ناقابل تلافی نقصان پہونچ سکتا ہے۔ یہی اہم وجہ ہے۔ کہ میں نے عزم مصمم کر لیا ہے۔ کہ مجھ سے جہاں تک ہو سکیگا میں ہندوستانیوں پر اپنے مال مویشیوں کو بہتر بنانے کی عظیم اہمیت واضح کرتا رہوں گا۔ اور اس کے پہلو بہ پہلو یہ مہم بھی جاری کروں گا کہ ان کو بچہ کی پیدائش سے پہلے اور اس کے بعد اور اس کے بچہ کے لئے اس کی نشوو ارتقا کے ابتدائی سالوں میں دودھ لازمی طور پر مہیا کیا جائے ؎

عمر کے ابتدائی ایام میں عمدہ خوراک نہائت ضروری ہے

ایام طفولیت میں عمدہ غذا نہ صرف صحت کے لئے لازمی ہے۔ بلکہ یہ صحت کے لئے ایک بنیاد کا کام دیتی ہے۔ اور اگر یہ غذا میسر نہ ہو۔ تو اس سے بڑھتے ہوئے نظام ترکیبی کو آتنا نقصان پہونچتا ہے۔ جس کی کسر بعد ازاں کسی صورت میں نہیں نکل سکتی۔

عوام کے روپیہ کو تعلیم اور سود و بہبود کی تجاویز وغیرہ پر صرف کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر ان سے فائدہ اٹھانے اور لطف اندوز ہونے کے لئے لوگ نہ جسمانی طور پر تندرست ہیں اور نہ ان کے دماغ طاقتور ہیں۔ یقیناً سیاسی آئین سے ہم کیا توقع رکھ سکتے ہیں۔ جب تک عام مردوں اور عورتوں کی جسمانی صحت کو بہتر بنانے کے لئے ہم استقلال وسعت نظر اور حوصلہ مندی کے ساتھ بلا تاخیر کوشش نہ کریں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ کوئی شخص زندگی کے اقتصادی کلچرل یا سیاسی مواقع سے لازمی طور پر پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ جب تک اس میں وہ زور اور امنگ نہ ہو۔ جو صرف اسی شخص کے حصہ میں آ سکتی ہے جس کا دماغ تندرست اور صحیح ہو۔ اور وہ دماغ ایک تندرست جسم سے وابستہ ہو ؎

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

علاقہ دینا ضلع جہلم کے متعلق

زمیندار کی غلط بیانی

مجھے معلوم ہوا ہے کہ زمیندار اخبار میں اس کے کسی نامہ نگار نے شائع کرایا ہے کہ بہادر خاں علاقہ دینا ضلع جہلم مبلغ سلسلہ احمدیہ نے احمدیت سے ارتداد اختیار کر لیا ہے۔ مگر اس علاقہ میں کوئی احمدی مبلغ اس نام کا نہیں ہے۔ ہاں میں راقم الحروف بہادر خاں ساکن تہ عجائب علاقہ دینا تحصیل جہلم کا احمدی ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے احمدیت پر قائم ہوں۔ میں زمیندار کے نامہ نگار کو اگر اس کا روئے سخن میری طرف ہے۔ کھلا چیلنج دیتا ہوں۔ کہ اس نے میری نسبت قطعاً غلط رپورٹ کی ہے۔ اور اخبار زمیندار نے بھی بلا تحقیق ایسی رپورٹ شائع کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اخباری دنیا میں اس کا پایہ نہائت گرا ہوا ہے۔ احمدیت کے متعلق اس قسم کی جھوٹی خبریں شائع کر کے اخبار مذکور کا خوشی منانا عقلمندوں کے نزدیک پرلے درجہ کی جہالت ہے۔

خاکسار بہادر خاں احمدی بقلم خود

وصیّت

منکہ فرزند علی ولد عمر دین قوم شیخ ساکن موضع عریخ تحصیل نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ء احسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کل جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کا دسواں حصہ اشاعت اغراض سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کو دیا جائے۔ باقی میری تمام جائداد کو بعد منہائی کسی دوسری وصیت جو میں کروں احکام شرعی کے مطابق میرے پسماندگان میں تقسیم کر دیا جائے۔ اگر تقسیم ترکہ میں کسی قسم کا تنازعہ پیدا ہو تو اس کا فیصلہ امیر المومنین وقت یعنی حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی سے کرایا جائے اور اس فیصلہ کو قطعی سمجھا جائے۔ اگر میں اپنی جائداد وصیت کردہ کی قیمت کو اپنی زندگی میں ادا کرنے کی غرض سے کوئی رقوم اپنی عین حیات میں مقبرہ بہشتی کی مد میں ادا کر دوں۔ تو ایسی رقوم کو میرے ترکہ کے دسویں حصہ کی طرف جس کی میں نے صدر انجمن کے لئے وصیت کی ہے۔ محسوب کیا جائے ؎

العبد۔ فرزند علی عفی عنہ، ہیڈ کلرک قلعہ میگزین فیروزپور حال وارد قادیان دارالامان ۱۸ء

گواہ شد۔ عبد الرحمٰن کلرک دفتر۔ پی۔ ایچ۔ او۔ انڈیا۔ شملہ حال وارد قادیان ۱۸ء

گواہ شد۔ محمد الدین ماسٹر مدرسہ انگریزی قادیان ۱۸ء

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔ پی و سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ **سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ** ہے۔ جو گورنمنٹ رجسٹرڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی رعایت کر دی ہے۔ جو ماہوار لی جاتی ہے ؎

پراسپکٹس مفت۔

منیجر

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی اکبر شاہ علی شاہ اور جلی شاہ کرم شاہ ذات چشتی زمیندار سکنہ دہیہ اشاہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۶-۷-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۵-۵-۳۶ دستخط خان بہادر غلام رسول چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی خان بیگ محمد ولد مہاب ذات کارلو سکنہ چک ۱۶۱ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۶-۷-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۵-۵-۳۶ دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول چیئرمین مصالحتی بورڈ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۲۷ مئی۔ ہندوستان کی مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں کی مالی حالت کے متعلق سر آٹو نیمیر نے جو تحقیقاتی رپورٹ پیش کی تھی اس پر حکومت پنجاب کی طرف سے تبصرہ شائع ہو گیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ اگر یہ تجاویز منظور کر لی جائیں۔ تو جہاں تک بیرونی امداد کا تعلق ہے پنجاب کے لئے جدید آئین کا آغاز موجودہ حالت کی نسبت ابتر صورت میں ہوگا۔ اور صوبہ کے نظم ونسق کے معیار کو کم کرنا پڑے گا۔

لنڈن (بذریعہ ہوائی ڈاک)، افواہ سننے میں آئی ہے۔ کہ ہز ہائی نس سر آغا خان لارڈ بنا دئے جائیں گے۔ اور بعض حلقوں کا یہ خیال بھی ہے۔ کہ شاید انہیں آئندہ سال صوبہ سرحد کا گورنر بنا کر بھیجا جائے۔

شملہ ۲۷ مئی۔ وزیر ہند نے آج پارلیمنٹ کے سامنے اس تمام گفت وشنید کا خلاصہ پیش کیا۔ جو نیمیر رپورٹ کے متعلق ایک طرف حکومت ہند اور صوبجاتی حکومتوں اور دوسری وزارت ہند اور حکومت ہند کے درمیان ہوئی۔ وزیر ہند نے رپورٹ کی تمام دفعات کو منظور کر لیا ہے۔ اور سفارش کی ہے۔ کہ صوبہ سرحد کی مالی اعانت کے متعلق پانچ سال کے بعد دوبارہ غور وخوض کیا جائے۔ وزیر ہند کے آرڈر ان کونسل میں اس امر کو بھی واضح کیا گیا ہے کہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو صوبجاتی خودمختاری کا افتتاح عمل میں آئے گا۔ مختلف صوبوں میں انکم ٹیکس کی آمدنی کی تقسیم کی تعیین بھی کر دی گئی ہے پنجاب کے لئے انکم ٹیکس کا ۸ فیصدی حصہ مقرر کیا گیا ہے۔

دہلی ۲۷ مئی۔ آج ہندوستان کے مختلف شہروں مثلاً پٹنہ۔ مظفر پور۔ آرہ مونگھیر۔ بھاگلپور۔ الہ آباد۔ کانپور۔ کلکتہ دہلی۔ لکھنؤ اور بنارس میں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ اطلاعات سے ظاہر ہے۔ کہ ہر جگہ لوگوں میں خوف و اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ اور وہ سراسیمہ ہو کر گھروں سے باہر نکل آئے۔ بعض مقامات میں مکانات بیٹھ گئے۔ اور متعدد لوگ مجروح ہوئے۔

لاہور ۲۷ مئی۔ سیکرٹری صاحب پنجاب اتحاد پارٹی اطلاع دیتے ہیں کہ سر میاں فضل حسین کے تقرر پر اتحاد پارٹی کے حلقوں میں اظہار مسرت کیا جا رہا ہے۔ چونکہ سر موصوف پنجاب کی اکثریت جماعت کے محبوب لیڈر ہیں۔ لہذا آپ کے تقرر کو نہایت اطمینان بخش اور موزوں خیال کیا جاتا ہے۔

بہاولپور ۲۷ مئی۔ حکومت بہاولپور نے اجازت دیدی ہے کہ بہاولپور کے نظر بند لیڈروں کے خلاف بغاوت کے مقدمات چلائے جائیں جس کی سماعت کے لئے ایک سپیشل ٹریبونل قائم کیا گیا ہے۔ ملزموں کو وکیل کرنے کی اجازت ہوگی۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۲۷ مئی۔ ہندوستان اور افغانستان کا مشترکہ کمیشن کچھ عرصہ سے سرحد پر متنازعہ فیہ امور کے تصفیہ کے لئے منہمک ہے۔ اس کمیشن کو ۷۰ موضوعات کا فیصلہ کرنا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان میں سے ۵۰ موضوعات کا تصفیہ ہو چکا ہے

ناگپور ۲۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے ناگپور کے قریب ایک گاؤں ہواڑی میں ایک خطرناک واردات آتش زدگی کے نتیجہ میں ۳۰۰ مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ ایک عورت زخموں کی وجہ سے جانبر نہ ہو سکی۔

شانتی نکیتن ۲۷ مئی۔ سائنو انڈین کلچرل سوسائٹی نانکنگ کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈاکٹر ٹیگور کی یونیورسٹی کو ایک سو من وزنی چینی زبان کی کتابیں بھیجی جا رہی ہیں۔ جن کی تعداد ۸ ہزار ہے۔ اور جو فلسفہ ادب وفن۔ قانون۔ ملٹری سائنس زراعت۔ صنعت۔ علم الحیات علم الحیوانات کے علاوہ کنفیوشس ازم۔ تاؤ ازم اور بدھ ازم کے متعلق مستند کتابیں ہیں۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ پنجشنبہ کو ملک معظم قصر بکنگھم میں پریوی کونسل منعقد کریں گے۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس کونسل میں ملک معظم کے یوم تاجپوشی کی تاریخ مقرر کی جائے گی۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک)، فرانسیسی اخبار لکھ رہے ہیں۔ کہ شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کی شادی شاہ ڈنمارک کی بھتیجی شہزادی الیگزینڈرا کے ساتھ ہونے کا امکان ہے۔

ماسکو (بذریعہ ہوائی ڈاک)، معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت روس نے ملک کے اندر ایک خون دینے والی بٹالین قائم کی ہے۔ تاکہ جنگ چھڑنے کی صورت میں مجروحین کے جسموں میں داخل کرنے کے لئے خون بڑی مقداروں میں دستیاب ہو سکے۔

لاہور ۲۷ مئی۔ گذشتہ شب مجلس مرکزیہ اتحاد ملت کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مسجد شہید گنج کے لئے ایک آل انڈیا کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔

لاہور ۲۷ مئی۔ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو ۲۹ مئی کو بذریعہ فرنٹیر میل آٹھ بج کر پانچ منٹ پر لاہور پہنچیں گے۔

جنیوا ۲۷ مئی۔ مجلس اقوام کی کونسل کے اجلاس کے بعد ۱۶ جون کو درداتیال کے متعلق کانفرنس منعقد ہوگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر ایڈن اس کے صدر ہونگے۔ ترکی وفد کے قائد وزیر خارجہ ترکیہ ہونگے۔ یہ وفد جملہ تجاویز مرتب کر کے کانفرنس میں شامل ہوگا

لنڈن ۲۷ مئی۔ مسٹر میلکم میکڈانلڈ نے کل دار العوام میں بیان کیا کہ ابھی تک فلسطین میں فسادات جاری ہیں۔ غازہ میں امن قائم ہو گیا ہے۔ حکام متعلقہ کو اختیار دیا گیا ہے۔ فلسطین کی فوج اور پولیس میں اضافہ کر لیا جائے۔ نیز کہا کہ ممکن ہے۔ فسادات کی تحقیقات کے لئے شاہی کمیشن مقرر کیا جائے۔

جبوتی ۲۷ مئی۔ ڈائرڈوا میں اطالوی حکام نے تین اور انگریزوں کو گرفتار کر لیا ہے

لائل پور ۲۷ مئی۔ بلدیہ لائل پور نے قرارداد پاس کی تھی۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی آمد پر ان کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جائے۔ ڈپٹی کمشنر نے اس قرارداد کو اپنے اختیارات خصوصی کی بنا پر منسوخ کر دیا ہے۔

مدراس ۲۷ مئی۔ مدراس میں آتشزدگی کی زبردست واردات ہوئی۔ سارے کا سارا محلہ جل کر راکھ ہو گیا۔ اس محلہ میں جولاہے رہتے تھے۔ جو سب بے خانماں ہو گئے ہیں

قاہرہ ۲۷ مئی۔ فلسطین میں بغاوت فرو کرنے کے لئے کچھ فوج فلسطین کی طرف روانہ ہو جائے گی۔ غالباً ایک کمپنی سے زیادہ فوج روانہ نہیں کی جائے گی۔

بیت المقدس ۲۷ مئی۔ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ عربوں نے سرکاری موٹر بان پیغام بروں پر گولیاں برسائیں۔ ٹیلیفون کے تار برابر کاٹے جا رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کل دوپہر کے وقت قاہرہ اور حیفا کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ سر آرتھر واچوپ ہائی کمشنر و کمانڈر انچیف فلسطین و شرق اردن اپنی ہٹ پر قائم ہے اور اس بات پر اڑا ہوا ہے۔ کہ جب تک بالکل امن قائم نہ ہو جائے۔ وہ صلح کے متعلق کسی قسم کی گفت وشنید کرنے کے لئے تیار نہیں۔

شملہ ۲۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی ترکستان میں تنگان اور صوبائی حکام کے درمیان جو شرائط صلح ہوئی ہیں۔ ان سے ہندوستان اور کاشغر کے درمیان تجارتی اور آمد ورفت کی سہولتیں ہو جائیں گی۔

لاہور ۲۷ مئی۔ فیصلہ شہید گنج کے بعد اگرچہ مسلمانوں میں مایوسی اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ لیکن حالات نہایت پرسکون اور پر امن ہیں۔

امرتسر ۲۷ مئی۔ "زمیندار" ۲۹ مئی رقمطراز ہے کہ انجمن نوجوانان اسلام امرتسر کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں احراری لیڈروں اور ان کے ترجمان "مجاہد" کے رویہ کے خلاف اظہار نفرت کی قرارداد منظور کی گئی۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ ہائی کمشنر فلسطین نے دفتر خارجہ نو آبادیات میں اطلاع بھیجی ہے کہ فلسطین میں نسبتاً امن قائم ہو گیا ہے

بمبئی ۲۷ مئی۔ سرحد کے کانگرسی لیڈر خان عبد الغفار خان کی صحت جیل میں خراب ہو گئی ہے اور ان کا وزن کم ہو گیا ہے۔

امرتسر ۲۷ مئی۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۶ پائی نخود حاضر ۲ روپے ۳ ۴ پائی سونا دیسی [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی